صحبتے با اہلِ حق

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی مجلس میں

اچھے ناموں کا اثر ۲۷ فروری ۱۹۸۳ء ایک صاحب کا نام دریافت فرمایا۔ تو اس نے عرض کی کہ میرا نام دین محمد ہے۔ ارشاد فرمایا بڑا اچھا نام ہے۔ خدا آپ کو اسم با مسمّٰی کر دے۔ نام اچھا رکھنا چاہئے۔ ناموں کا اثر انسان کے کاموں پر ہوتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ تم اولاد کے اچھے نام رکھو۔ تو مسمّٰی میں نام کی تاثیر ہوتی ہے۔ نام بگاڑنا ممنوع ہے۔ اور بے معنی نام رکھنا بھی ممنوع ہے۔

۳۱۳ کا عدد متبرک ہے ۲۷ فروری ۱۹۸۳ء ایک شخص نے عرض کی۔ جناب میں ہر وقت مصائب اور پریشانیوں میں گھرا رہتا ہوں تو ارشاد فرمایا ۳۱۳ مرتبہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھ لیا کریں۔ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کر دیں گے۔ یہ ۳۱۳ کا عدد بڑا متبرک ہے۔ غزوۂ بدر میں اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ امام مہدی کے رفقاء کی تعداد ۳۱۳ ہو گی۔ اور لوط علیہ السلام کو رہائی دلانے والے اللہ کے نیک بندوں کی تعداد بھی ۳۱۳ تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱۳ کا عدد بڑا متبرک عدد ہے۔

کوفہ علوم کا مرکز و معدن تھا ۱۹ فروری ۱۹۸۳ء ارشاد فرمایا۔ حضرت علیؓ خلیفہ راشد ہیں انہوں نے کوفہ کو دارالحکومت بنایا۔ یہ اصول معروف ہے کہ ارباب حل و عقد اور اہل علم و دانشور دارالحکومت میں جمع رہتے ہیں۔ مگر یہ اس زمانے کی بات ہے کہ ارباب حل و عقد علم دین سے واقف اور دین کی طرف راغب تھے۔ آج کل تو معاملہ بالعکس ہے۔ علم دین کا زمانہ نہیں نہ ان کے ہاں علم دین سے واقفیت حاصل کرنے کا رواج ہے۔ بلکہ دولت کا چرچا ہے۔ اس دور میں دارالخلافہ میں دنیا کے عیاش بڑے بڑے مالدار، سرمایہ دار اور دولت مند لوگ جمع رہتے ہیں۔ جب کہ حضرت علیؓ کا مبارک دور علم و عمل کا دور تھا۔ ان کے ہاں علم کی قدر کی جاتی تھی نہ کہ دولت مندی اور سرمایہ داری کی۔ اس لئے تو کوفہ دارالحکومت ہونے کی وجہ سے علوم کا مرکز اور معدن بن گیا۔ صرف کوفہ ہی میں ۱۵۰۰ صحابہ کرامؓ کا قیام تھا۔ کوفہ اور بصرہ میں بڑے بڑے علماء، فضلاء اور فقہاء صحابہ رہتے تھے۔ علم حدیث کی بڑی بڑی درسگاہیں تھیں جہاں سے اہل کوفہ کے علاوہ بصرہ، بغداد اور اہل مصر کے لوگوں نے علوم حاصل کئے یہی وجہ تھی کہ امام

سال تک کوفہ علوم نبوی کا مرکز رہا حتیٰ کہ امام ابو حنیفہؒ کا دور آیا۔ اس دور میں بھی کوفہ علوم و معارف اور فقہ کا سرچشمہ تھا۔ دور دور سے تشنگان علم آ آ کر اپنی علمی پیاس یہاں بجھاتے۔ امام ابو حنیفہؒ کے حلقۂ درس سے امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر جیسے یگانۂ روزگار نکلے۔

حدیث سے حذف سند اور قرآن کے اردو ترجمہ کی اشاعت

۲۰ فروری ۱۹۷۳ء۔ آج کل ایک طریقہ یہ بھی چل نکلا ہے کہ بخاری ترمذی اور حدیث کی دیگر کتب سے سندات حذف کر دیتے ہیں۔ اور براہ راست عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اکتفا کر کے کتاب شائع کر دیتے ہیں۔ مگر یہ بات حد درجہ خطرناک اور مضرت رساں ہے۔ کل کو یہ اندیشہ بھی موجود ہے کہ متن کو بھی حذف کر دیں۔

سندات تو حدیث کے لئے بمنزلہ پاؤں کے ہیں۔ اگر پاؤں کاٹ دئے جائیں تو چلنا ناممکن ہے اس انداز کی اشاعتوں کو اس ملک میں ترویج دینے سے یہ مصیبت لازم آئے گی کہ کل کذاب اور افترا پرداز لوگ اپنی طرف سے عربی عبارتیں گھڑ کر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لیبل لگا دیں گے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اردو کے ترجمہ قرآن کو بغیر عربی قرآن کے، قرآن کے نام سے شائع کر دیتے ہیں۔ جس سے کئی مفاسد اور مختلف فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے کوئی مسئلہ بیان کیا۔ مسئلہ غلط تھا جب میں نے اسے سمجھایا تو کہنے لگا میں تیس مرتبہ قرآن کا مطالعہ کر چکا ہوں مسئلہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں ــ عربی تلفظ اس کا غلط تھا فوراً گھر سے قرآن اٹھا کر لایا تاکہ ہمیں قائل کرے۔ ہم نے جب دیکھا تو خالص اردو ترجمہ تھا۔ اور وہ تیس سال سے اس کی تلاوت کر رہا تھا۔ تو خالص اردو کب قرآن ہو سکتی ہے۔ اس کا پڑھنا قرآن کی تلاوت نہیں البتہ بعض اوقات بہت سے مفاسد اور کئی فتنوں کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

ایک گھاٹی جس کو سر نے عبور کرنا ہے

ارشاد فرمایا: حضرت ابو ذرؓ کو کسی نے گالی دی، تو آپ کھڑے ہو گئے اور گالی دینے والے کو فرمایا خوب گالیاں دیتے رہو اور دل کی بھڑاس نکال لو جب وہ گالیاں دے دے کر خاموش ہو گیا تو حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا۔ عزیزم! کیوں خاموش ہو گئے۔ گالیاں دیتے رہو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ میرے سامنے ایک گھاٹی ہے جس کا عبور کرنا میرے لئے ضروری ہے اگر اس گھاٹی کو عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا تو آپ کی گالیوں کی مجھے پرواہ نہیں اور اگر بس اس میں رہ گیا اور عبور نہ کر سکا تو اس سے بھی زیادہ گالیوں کا مستحق ہوں۔ حضرت مدظلہ نے فرمایا:

ہمارے سامنے بھی وہی گھاٹی ہے اگر اسے عبور کرنے میں ناکام رہے تو پھر لوگ جتنی چاہیں گالیاں دیں ہم اس سے زیادہ کے مستحق ہیں۔ اگر گھاٹی عبور کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر کسی کی گالیوں کی پروا نہیں۔

آپ سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔ اور اس گھاٹی کا عبور کرنا آسان کردے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کی معیت کا تصور | ۲۲ فروری ۸۳ء آج کی مجلس میں ایک صاحب نے دریافت کیا کہ خدا تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ساتھ حاضر اور ناظر کا تصور کیسے کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا یہ تو ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ ہر حالت میں ہر جگہ باری تعالیٰ ہمیں دیکھتے ہیں جب انسان پر یہ کیفیت طاری ہو گئی کہ ہر جگہ اور ہر مقام پر میں خدا کے سامنے ہوں۔ اور خدا مجھ کو دیکھتا ہے۔ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ جب کسی مقام پر ایک پولیس مین موجود ہو اور انسان کو یقین ہو کہ یہ پولیس مین میری ہر حرکت پر نظر رکھتا ہے۔ اور میرے افعال اس کی نگاہ میں ہیں تو وہ محتاط رہتا ہے اور جیسے اللہ تعالیٰ پر اس یقین کی کیفیت طاری ہو جائے تو وہ بہت بڑا خوش نصیب ہے اور یہ کیفیت للہیت، عظمت، خلوص اور محبت سب کو شامل ہے۔ اور فرمایا کہ اپنی عادت ایسی بنا لینی چاہئے جیسے رات کے اندھیروں میں کام کرنے والے مزدور کو یہ یقین ہوتا ہے کہ میں اپنے مالک کی نظر میں ہوں اور اس سے میرا کوئی کام پوشیدہ نہیں ہے۔ تو یقیناً وہ اپنے کام میں چستی دکھائے گا۔ اور غفلت و کوتاہی سے کام نہ لے گا۔ پس اس نوعیت کا استحضار جس بندے کو اپنے اللہ سے حاصل ہو گیا تو کامیاب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال فرمادے۔ آمین

احسان و شکر نعمت | ۲۱ فروری ۸۳ء۔ چند فضلائے دارالعلوم دور سے ملاقات و دعا کی غرض سے حضرت مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت نے ہم پر بہت بڑا انعام و احسان کیا ہے۔ کہ ہمیں اشرف المخلوقات ہونے کا عزت و شرف بخشا ہے۔ ورنہ ہم ناتوانوں کا کیا بس چلتا اگر خدا ہمیں کسی گندی نالی کا کیڑا بنا دیتے یا عام حشرات الارض اور حیوانات کی شکل میں ہماری تخلیق فرماتے تو ہمارا کیا بس چلتا یہ تو اللہ رب العزت کی خاص الخاص مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں صورت انسان دی ہے۔ اور پھر یہ مزید احسان و اکرام فرمایا کہ ہمیں طلب علم کا موقع فراہم کیا اور ہمیں دین سیکھنے سکھانے کے راستہ میں لگا دیا۔ اور طالبان علوم نبوت کی صف میں کھڑا کر دیا۔ اگر تمام زندگی سجدہ میں پڑے رہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کا اس احسان عظیم کا ہم شکریہ نہیں ادا کر سکتے

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے
پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے

حکومت پاکستان - وزارت تعلیم

خالی آسامی

پرنسپل اردو سائنس کالج کراچی کی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مندرجہ ذیل تعلیمی قابلیت/تجربہ رکھنے والے افراد درخواستیں دینے کے اہل ہیں۔

تعلیمی قابلیت ۱۔ سائنس کے کسی ایک مضمون میں پی ایچ ڈی مع پوسٹ ڈاکٹورل پبلی کیشن یا مساوی تحقیقی قابلیت۔ اردو زبان اور سائنس کی اصطلاحات پر عبور حاصل ہو۔

تجربہ۔ پوسٹ گریجویٹ کی سطح پر ۱۲ سالہ تدریسی انتظامی تجربہ۔

عمر ۳۰ سے ۴۵ سال خصوصیت کی بنیاد پر قابل رعایت۔

ڈومیسائل - (میرٹ)

تنخواہ کا سکیل:- (بی-۲۰) ۳۸۰۰-۱۸۰-۵۲۴۰۔

درخواستیں مع مکمل بائیو ڈیٹا و ڈگری/سرٹیفکیٹ/ڈپلومہ/تجربہ سرٹیفکیٹ/ڈومیسائل سرٹیفکیٹ زیر دستخطی کو ۳۰ جون ۱۹۸۴ء تک پہنچ جانی چاہیئے۔ درخواست مندرجہ ذیل معلومات پر مبنی ہونا چاہیئے۔

۱۔ جس آسامی کے لئے درخواست دی گئی ۲۔ نام مسٹر/مسز/تجربہ سرٹیفکیٹ/ڈومیسائل سرٹیفکیٹ زیر دستخطی کو ۳۰ جون ۱۹۸۴ء تک پہنچ جانی چاہیئے۔ درخواست مندرجہ ذیل معلومات پر مبنی ہونا چاہیئے۔

۱۔ جس آسامی کے لئے درخواست دی گئی۔ ۲۔ نام مسٹر/مسز/مس (بڑے حروف میں) ۳۔ والد کا نام ۴۔ تاریخ پیدائش۔ ۵۔ مذہب۔ ۶۔ قومیت۔ ۷۔ ڈومیسائل۔ ۸۔ شناختی کارڈ نمبر۔ ۹۔ خط وکتابت کا پتہ۔ ۱۰۔ تعلیم میٹرک سے اب تک حاصل کردہ۔

اسکول/کالج/یونیورسٹی	حاصل کردہ سرٹیفکیٹس/ڈگری	ڈویژن	سال	مضامین	ادارے کا نام	ذریعہ تعلیم	تاریخ از تا

بغیر اسناد اور مقررہ تاریخ کے بعد وصول ہونے والی درخواستیں قابل قبول نہیں ہوں گی۔

مینگریو شمس الدین اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر وزارت تعلیم
ہاؤس نمبر ۱۰۔ سٹریٹ نمبر ۴۷ سیکٹر جی ۴/۶-۱ اسلام آباد۔ ٹیلیفون نمبر ۸۲۵۵۰۵

PID (1) 5075/29